

ارشاد اقدس حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

دعواتِ عبدیتِ حق
ضبط و ترتیب : ادارہ الحق

تبلیغی کام کی اہمیت

تبلیغی مرکز رائے ونڈ میں کی گئی تقریر

تبلیغی جماعت کے اکابر کی خواہش پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ ۸ شعبان ۱۳۹۲ھ مطابق ۸ اکتوبر بروز اتوار مشہور تبلیغی مرکز رائے ونڈ تشریف لے گئے، وہاں پہنچ کر آپ نے اپنے رفقاء کے ساتھ یہاں کے مدرسہ عربیہ کے سالانہ امتحانات کے لئے تبلیغی جماعتوں اور وہاں کے نظم و نسق کو دیکھا اور بعد میں مدرسہ عربیہ کے ہونہار اور صالح طلباء، ثمرہ سلف اساتذہ اور موجود افراد سے سب ذیل خطاب فرمایا۔ ایڈیٹر الحق اور تقاری سعید الرحمن (راولپنڈی) بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ (ادارہ)

★

بسم اللہ الرحمن الرحیم — میرے محترم بزرگو اور بھائیو! آج کا دن میرے اور میرے رفقاء کے لئے سعادت کا دن ہے۔ کہ آج ہمیں ایک ایسے مرکز ایک ایسے منبع میں آنا نصیب ہوا ہے جس منبع اور مرکز سے اسلام کی شعاعیں نہ صرف ملک بلکہ افریقہ اور یورپ میں پھیل رہی ہیں۔ خداوند کریم اس تبلیغی مرکز جو حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد الیاسؒ اور ان کے بعد ان کے جانشین حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کا صدقہ ہے، حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور خداوند تعالیٰ وہ موقع جلد سے آئے جس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت سنائی کہ کوئی صحرا کوئی پہاڑ کوئی بالوں اور اون کے خمیوں کا گھر اور مٹی اور گار سے کا الیا گھر باقی نہ رہے گا جس میں لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند نہ ہو۔ خداوند کریم ان تبلیغی مساعی کو ایسی قبولیت دے کہ کوئی گھر لا الہ الا اللہ کے نعرے سے محروم نہ رہے۔

بھائیو! اور بزرگو! تقریر کا نہ وقت ہے نہ موقع۔ اس ملک پر اللہ کا بڑا احسان ہے، کسی ملک میں حبیب انقلاب آتا ہے۔ © rasailojaraid.com کچھ انقلاب کی لپیٹ میں آجاتا

ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے :

ان اللوک اذا دخلوا قریۃً افسدوها جابر بادشاہ کسی ملک میں داخل ہوں تو اسے
وجعلوا عزۃ اهلها اذلۃ وکذلک بر باد کر کے اس کے معززین کو ذلیل بنا دیتے

ہیں۔

یفعلون۔

ذلیلوں کو عزت مند اور عزت مندوں کو ذلیل کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اُس قوم کا مذہب، تہذیب، اخلاق
سب کچھ برباد کر دیا جاتا ہے۔ جب ہندوستان پر انگریزوں کا عیسائیوں کا تسلط ہوا تو انہوں نے چاہا کہ مناظروں
کے ذریعہ شکوک و شبہات کے ذریعہ تشدد کے ذریعہ تعلیم و تبلیغ کے ذریعہ اس ملک سے اسلام کو مٹا دیا جائے۔
مگر خدا حافظ تھا اسلام کا وہ یہ سب کچھ کر رہے تھے۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے حضرت حجتہ الاسلام مولانا محمد قاسم
نانوتوی رحمۃ اللہ تبارک و تعالیٰ کے دل میں انعام فرمایا کہ دین کی بقا و اشاعت کے لئے کمر بستہ ہوئے
نہ صرف مناظروں کا جواب دیا۔ بلکہ ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی، دیوبند کے مسجد چیمہ میں ایک استاذ
جس کا نام محمود تھا اور ایک سناگر جس کا نام بھی محمود تھا، جو آگے چل کر شیخ الہند رحمۃ اللہ بنا۔ یہ مدرسہ
کی ابتدا تھی مگر اس کی شاخیں سارے عالم میں پھیل گئیں۔

یہاں جب اتحاد کی لہریں دوڑنے لگیں عیسائی لگ گئے کہ یہاں کے باشندے صرف نام کے
مسلمان رہ جائیں، لیکن دل و دماغ عیسائی ہو، تو طوفان کا مقابلہ مشکل تھا۔ مگر اللہ نے دین کی حفاظت
وعدہ۔ اتانحنہ نزلنا الذکر وانا لہ لحاظون۔ کے مطابق حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ
کے دل میں انعام کیا کہ اسلام کی اشاعت اور دین کی حفاظت کے لئے تبلیغ کا یہ کام خاص طریقے سے
شروع کیا۔ تبلیغ اس قدر اہم چیز ہے کہ حضور نے حجتہ الوداع کے موقع پر خطبہ دیا اور امت سے بار بار
اپنی تبلیغ پر شہادت دلائی اور امت کو مخاطب کر کے فرمایا : الا فلیبلغ الشاہد الغائب۔ سننے
والے موجود اور حاضر لوگ غائبین تک دین کو پہنچا دیں۔

خداوندِ کریم کا ارشاد ہے :

وانتکن منکم امۃ یمیدعون تم میں سے ضرور ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے

الحی الخیر ویأمرون بالمعروف الخیر بھلائیوں کی دعوت دے، نیکیوں کا حکم دے

دینوں عن المنکر۔ اور برائیوں سے روکتی رہے۔

نیز فرمایا : فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا
رجعوا الیہم لعلہم یحذرون۔ تم میں سے ہر فرقہ کا ایک ایسا ہونا چاہئے جو کیسوی سے

دین کی سمجھ حاصل کر سکے اور پھر اپنی قوم اپنے قبیلہ اپنے ملک کو ڈرا سکیں، جو کچھ سیکھا ہوا ہے اور وہ ایک پہنچا سکیں۔ شاید اس طرح وہ لوگ بھی اللہ سے ڈرنے لگ جائیں۔ اس امت کا ہر فرد گواہ ہے سارے بنی نوع انسان پر گواہی دے گا۔ پیغمبر علیہ السلام سارے انبیاء کے شہید اور گواہ ہیں۔ وجبتاً علیٰ ہر مولا و شہیداً۔

میرے محترم بزرگو! آپ کو معلوم ہے کہ مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ اور مسجد حرام میں کتنی فضیلتیں اور برکتیں خدائے رکھی ہیں۔ اس میں ایک نماز کا اجر ایک لاکھ نمازوں کے برابر ملتا ہے۔ مسجد نبوی میں پچاس ہزار اور ایک روایت میں ایک ہزار کے برابر اجر ملتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مکہ معظمہ فتح ہوا۔ فتح کے بعد تمام جزیرۃ العرب میں مسلمانوں کی سلطنت قائم ہوئی۔ اس وقت صحابہ کرام یہ کر سکتے تھے کہ جتنے بھی تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو موقع عطا فرمایا تھا کہ اب حرمین میں اعتکاف کر کے بیٹھ جاتے اور ایک ایک نماز ایک ایک نیکی کا لاکھ لاکھ اجر حاصل کرتے۔ مگر آپ کو معلوم ہے کہ اکثر صحابہؓ نے ہجرت کی، عراق، مصر، شام، ایران کی طرف گئے۔ کابل آئے، انڈونیشیا تک پہنچے، اور دنیا میں پھیل گئے۔ ایک ایک صحابیؓ نے لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی طرف دعوت دی، وہ سمجھتے تھے کہ یہ ہمارا فریضہ ہے کہ جب اللہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا۔ سارے انسانوں اور ساری مخلوقات کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا۔ وھا رسالت الا کا ختم للناس لبشیر و نذیراً۔

اب قیامت تک آپ ہی بشیر و نذیر ہیں۔ کوئی اور آنے والا نہیں۔ تو وصال کے بعد امت کا فریضہ ہو جاتا ہے کہ قیامت تک دین کی تبلیغ دین کی اشاعت میں لگی رہے تو صحابہؓ بھی عراق، شام، فارس، روم کی طرف تشریف لیگئے۔ جیسے یہاں سے جماعتیں نکلتی ہیں، جنگلوں میں صحراؤں میں، پہاڑیوں میں جاتی ہیں۔ تاکہ لوگوں کو کلمہ لا الہ الا اللہ پہنچائیں۔ تو صحابہؓ نے حرم شریف کے اجر و ثواب اور مدینہ طیبہ میں حضور کے جوار کو چھوڑا۔ اس کام کی خاطر نکلے مگر میں کہتا ہوں کہ انہوں نے یہ قربانی دی تو خدا نے اجر بھی وہاں کی نمازوں سے زیادہ دیا۔ اس لئے کہ صحابہؓ کی برکت سے اسلام پھیلا، تیرہ چودہ سو برس گزر گئے، ہمارے آباد و اجداد کو، جنہوں نے کلمہ سکھایا۔ تو ان صحابہؓ کے بعد اب تک جس نے نماز روزہ رکھا، حج کیا، زکوٰۃ دی، جس نے بھی کلمہ طیبہ پڑھا، جس نے بھی زنا فل پڑھے، جس نے بھی دین کے لئے جہاد کیا۔ جو لوگ بھی دین کی خدمت کرنے لگے۔ تو کیا ان تمام حسنات کا اجر ان صحابہؓ کے اعمال نامہ میں درج ہوگا یا نہیں نسل بعد نسل مرد و عورتوں نے کتنی عبادت کی ہوگی۔ ایک صدی ایک قرن، اور ایک کڑی ایک سلسلہ میں کتنے نماز روزے کتنے حج ہوں گے۔ یہ ان اسلام پہنچانے والے

حضرات کے اعمالناموں میں بھی شامل ہوں گے۔ حدیث میں آتا ہے : من سن سنت حسنہ فله اجر ہاد اجرو من عمل مجدا۔ وہاں رہتے تو ایک نماز کا اجر ایک لاکھ ملتا۔ بظاہر اس سے محروم ہو گئے۔ مگر اب تو قیامت تک عبادت کا جو سلسلہ ہے ، اس کا ثواب ہمارے اس استاذ اس مبلغ صوابی ہی کو ملے گا جس کی برکت سے ہمارے اسلاف مسلمان ہوئے۔ اربوں ، کھربوں تک تعداد پہنچے گی۔ امت پیغمبر کے قائم مقام ہوتی ہے۔ اور ہمارے نبی کو حکم ہے :

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیہؕ کلم کھلا دین کی بات پہنچاتے رہنا۔ فاصدع بما تؤمر۔ حضورؐ کے ہاتھوں کے معظّمہ حرم مکہ جو دنیا کا مرکز تھا ، فتح ہوا اس کے ارد گرد سارا افریقہ ، سارا ایشیا اور سارا یورپ اس مرکز کا تابع ہے۔ اب جب حضورؐ کا وصال ہوا۔ تو آپ کے غلاموں کا کام ہے کہ اطراف تک دین پہنچا دیں۔

میرے بھائیو ! دیکھو جس طرح خدا کی سنت تکرینی نظام میں یہ ہے کہ کوئی چاہے یا نہ چاہے ، سورج چاند اپنے وقت پر طلوع ہوتے ہیں اپنے رقت پر غروب ہوتے ہیں۔ اس طرح تشریعیات کا نظام بھی اللہ تعالیٰ ہی چلاتا ہے۔ اسباب ظاہری کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہاں دیکھیں تو جس تنظیم اور جس اہتمام کے ساتھ تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ کوئی حکومت کروڑوں روپے سے نہیں کر سکتی تھی۔ مجاہد اللہ کی راہ میں نکلتے ہیں۔ پیدل چل رہے ہیں ، بغل میں بستر ہے۔ ہزاروں وعظوں سے وہ کام نہیں ہوتا جو اس محنت سے ہو جاتا ہے۔ اور یہ چیز اس لئے کامیاب ہو رہی ہے کہ تبلیغ کے ساتھ عمل کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ایک ہماری تبلیغ ہے ، ایک ان بزرگوں کی کہ قال کے ساتھ حال بھی ہے ، قول کے ساتھ عمل بھی ہے کہ خود نمونہ بن کر سامنے آتے ہیں ، لاکھوں مسلمان اس تنظیم سے وابستہ ہیں۔ ڈھاکہ کے پاس ایک تبلیغی اجتماع میں میں نے ۶۵ لاکھ افراد کا مجمع دیکھا۔ باہر دنیا کی حالت یہ ہے کہ آدمی پھرتا ہے تو انسان کو یاس اور ناامیدی ہو جاتی ہے کہ اسلام کا کیا ہو گا۔ مگر یہاں آج ایک نماز میں شرکت سے امید بڑھ جاتی ہے۔ کہ اسلام زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ حضور اقدسؐ کا ارشاد ہے : لا یرال طائفۃ من امتی۔ الخ کا نمونہ سامنے آ جاتا ہے۔ یہاں نہ دولت ہے نہ سیاست نہ حکومت نہ قوت۔ شب و روز دین کی خدمت و اشاعت ہو رہی ہے۔ اور یہ سب اللہ کا کرم اور اس کی توفیق ہے۔ اگر ہم یہ کام نہ کریں تو خدا خود دین کی حفاظت کرے گا۔ ہمیں غرور نہیں کرنا چاہئے اگر ہم دین کی خدمت نہ کریں تو خدا تار عنکبوت سے بھی یہ خدمت لے سکتا ہے۔ غار ثور میں ایک عنکبوت (مکڑی) کے جالا سے حضورؐ کی حفاظت کرائی۔ اگر ہم دین کے لئے کمر بستہ نہ ہوئے تو خدا اور اس کے کام لے گا۔ ایک شخص نے جہاد

میں بڑی بہادری دکھائی کئی کافروں کو قتل کیا۔ صحابہؓ نے کہا فلاں شخص نے بڑی ہمت کی بڑا کام کیا حضورؐ نے فرمایا: شیک ہے مگر وہ تو جہنمی ہے۔ صحابہؓ حیران ہوئے اور پیچھے لگ گئے کہ جہنمی ہونے کے ظاہری علامات بھی دیکھ سکیں۔ حضورؐ کی بات تو غلط نہیں ہو سکتی، کل لڑائی ہوئی تو وہ زخمی ہوا۔ اور اس کے بعد خودکشی کر لی۔

حضورؐ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔ خدا اس دن کی تائید فاجروں سے بھی فرما لیتے ہیں۔ جب آپ مدینہ طیبہ ہجرت فرما رہے تھے، تو سراقہ کے ہاتھوں آپ کی حفاظت کرائی اور راستہ کی نگرانی کرتا رہا۔

— تو بھائیو! خدا کا ہم غریبوں پر بڑا احسان ہے۔ نہ کہ ہمارا کوئی کمال۔ یمنون علیکم ان اسلاما قلے لا تمثوا علی اسلامکم بلے اللہ یمتے علیکم ان ہداکم لایمات۔ یہ آپ پر اپنا اسلام لانا بتلاتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ ایسا مست کرو، بلکہ خدا کا تمہارے اوپر احسان ہے کہ اُس نے تمہیں ایمان کی رہنمائی کی۔ تو یہ اللہ کا کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ اس مرکز تبلیغ اور اس تبلیغی کام کو بہت ترقی دے اور قیامت تک اسے دین کے پھیلانے کا سرچشمہ بنا دے۔

بھائیو! بڑی خوشی ہے کہ تبلیغ کے ساتھ یہاں مدرسہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ تبلیغ کرنے والے کو علم کی ضرورت ہے کہ وہی کہہ سکتا ہے، جسے خود معلوم ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ان حضرات کے درجات بلند کرے کہ تبلیغ کے ساتھ تعلیم اور مدرسہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ تبلیغ اور تعلیم عمل اور علم لازم ملزوم ہیں۔ من یردد اللہ بہ خیراً یفقه فی الدین۔ اللہ جس کے ساتھ خیر عظیم کرنا چاہے تو اسے فقہیت فی الدین سے نواز دیتا ہے۔ تو اللہ نے آپ کو دین کے راستہ پر لگا کر بڑا کرم کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے مراکز سے اور اکابر کی برکات سے وابستہ کر کے مالا مال فرما دے یا ارحم الراحمین ان کوششوں کو قبول فرما کر۔ اسے اسلام کے غلبہ اور اشاعت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

دارالعلوم دیوبند کے عظیم فرزند حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ ایک انقلابی شخصیت اور اس کے

انقلابی آفرین

اشارات و ملفوظات

مرتبہ :- محمد سرور

۵۰۰ صفحات۔ سائز ۱۸ x ۲۳ سفید کاغذ۔ مجلد آفسٹ طباعت۔ قیمت سولہ روپے پچاس پیسے۔

سندھ ساگر اکادمی، چک منار، انارکلی — لاہور